# نحنُ انصاراللہ

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ
لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو
تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(سورۃ النور:۵۷)

© www.pexels.com

مئی 2026ء، ذی القعدہ، ذی الحجہ 1447ھ، ہجرت 1405ہش
www.nahnuansarullah.ca

**نگران**
شاہد منصور صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

**مدیرِ اعلیٰ**
سہیل احمد ثاقب نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

**مینیجر**
محمد موسیٰ قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

**مدیران**
غلام مصباح بلوچ قائد تربیت و نائب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا،
امتیاز احمد سراء، معتز القزق

**معاونین**
کاشف بن ارشد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا،
مسعود احمد نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا

# خصوصی دعاؤں کی تحریک

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ایک رؤیا کی روشنی میں احباب جماعت کو خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: اگر احباب جماعت مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کریں گے تو ایک محفوظ قلعے میں محفوظ ہو جائیں گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہوسکتا۔ اس قلعے کی دیواریں لوہے کی ہیں اور آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

**نمبر1: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ**

ہر بڑا فرد جماعت 200 دفعہ روزانہ پڑھے۔
15 سے 25 سال کے ممبران جماعت (کم از کم) 100 دفعہ روزانہ پڑھیں
بچے (کم از کم) 33 دفعہ روزانہ پڑھیں - چھوٹی عمر کے بچے تین، چار دفعہ روزانہ (والدین پڑھائیں)

**نمبر 2: استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ)-**

100 دفعہ روزانہ

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں

**نمبر 3: رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي**

100 دفعہ روزانہ

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا: ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر ہمارے پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے، عمومی طور پر دنیا میں بھی اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں اور صرف جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی، یہ ورود اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔

(خطبہ جمعہ 23 اگست 2024)

© www.pexels.com

بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)
رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فہرست مضامین

01 قال اللہ عزّ وجل

02 قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

03 کلام المہدی
علیہ السلام


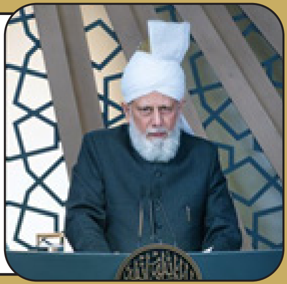


04 کلام الامام
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

05 فارسی منظوم کلام
حضرت مسیح موعود علیہ السلام

06 رسالہ الوصیت کے
اقتباسات سے پانچ نتیجے

08 مبلغین احمدیت
حضرت مولانا غلام حسین ایاز صاحب
مبلغ سلسلہ سنگاپور

12 آبنائے ہرمز
عالمی تجارت، توانائی اور ایران
امریکہ کشیدگی میں اس کا کردار
(ابو الفارس محمود)

14 نذرانہ خلافت

15 تاریخی خطاب
حضرت مصلح موعودؓ
برموقع پہلا سالانہ اجتماع
مجلس انصار اللہ
(سہیل احمد ثاقب۔ ناظم اعلیٰ اجتماع)

17 زاویۃ العرب

# قال اللہ عزّ و جل

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي
ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ
يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

(سورۃ النور آیات نمبر 57,56)

ترجمہ از تفسیر صغیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ:

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

تفسیر: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

پس یہ آیت درحقیقت اس دوسری آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کے لئے بطور تفسیر کے واقعہ ہے اور اس سوال کا جواب دے رہی ہے کہ حفاظت قرآن کیونکر اور کسی طور سے ہوگی سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم کے خلیفے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہوں گا اور خلیفہ کے لفظ کو اس اشارہ کے لئے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے اور اس کی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا۔ اور ان کے ہاتھ سے برجائی دین کی ہوگی اور خوف کے بعد امن پیدا ہوگا یعنی ایسے وقتوں میں آئیں گے کہ جب اسلام تفرقہ میں پڑا ہوگا پھر ان کے آنے کے بعد جو اُن سے سرکش رہے گا وہی لوگ بدکار اور فاسق ہیں۔ یہ اس بات کا جواب ہے کہ بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ کیا ہم پر اولیاء کا ماننا فرض ہے سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک فرض ہے اور ان سے مخالفت کرنے والے فاسق ہیں اگر مخالفت پر ہی مریں۔

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 339)

# قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

© www.pexels.com

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :
تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَّا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ اِذَا شَاءَ اَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ اِذَا شَاءَ اَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِذَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ اِذَا شَاءَ اَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل، زیر عنوان حدیث نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ جلد 4 صفحہ 372۔ دار صادر بیروت)

ترجمہ: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی۔ جب یہ دور ختم ہو گا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

تشریح: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”ہمیں چاہیے کہ خلافت کے ساتھ جڑے رہیں اور خلافت کے نظام کے قائم کرنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہیں۔ اگر ہم ایسا کرتے رہیں گے تو تاقیامت ہم خلافت سے وابستہ رہیں گے۔ نسلیں ہماری وابستہ رہیں گی اور اس کے فیض سے فیض پاتے رہیں گے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شاید جماعت احمدیہ میں بھی خلافت ملوکیت میں بدل جائے لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی یہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور جو حدیث میں نے پڑھی آپؐ نے اس میں جو فرمایا ہے وہ بھی یہی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا وہ بھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی جو خلافت ہے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ روحانی خلافت رہے گی اور اس کا سلسلہ قیامت تک رہے گا اور کوئی اس میں ایسا دَور نہیں آئے گا جب کہا جائے کہ شاید کوئی ملوکیت آ گئی۔ بعض فتنہ پرداز لوگ یہ باتیں کہنے لگ جاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں ملوکیت پیدا ہو گئی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ روحانی خلافت قائم رہے گی۔...

ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقینِ کامل ہونا چاہیے کہ نظام خلافت اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ نظام ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق قائم ہوا اور اس کے مطابق چلتا رہے گا نہ کہ کسی قسم کی دنیاوی بادشاہت اس میں آئے گی۔ خلیفۂ وقت تو راتوں کو اٹھ کر اپنی نمازوں میں افراد جماعت کے لیے دعا کرتا ہے۔ کیا کوئی بادشاہ ایسا ہے جو یہ عمل کرتا ہو؟ پس اس بات کو ہم اگر یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل بھی کریں تو پھر ہی ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ یہ ان لوگوں کو ملے گا جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے۔ پس جب تک ہم میں سے وہ لوگ جو اللہ اور رسول کے حکموں کی اطاعت کرتے رہیں گے تو وہ لوگ بھی حصہ پاتے رہیں گے اور ہم بھی اس وعدے سے حصہ پاتے رہیں گے۔ اگر نہیں تو ایسے لوگ تو علیحدہ ہو جائیں گے لیکن خدائی وعدہ ان شاء اللہ کبھی نہیں ٹلے گا۔ (خطبہ جمعہ 03/ مئی 2025ء)

# کلام المہدی علیہ السلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس اَمر کا ازسر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔

آنحضرتؐ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپؐ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرماوے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔“

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 191، ایڈیشن 2022ء)

”خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریمؐ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تاقیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔“

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

# کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

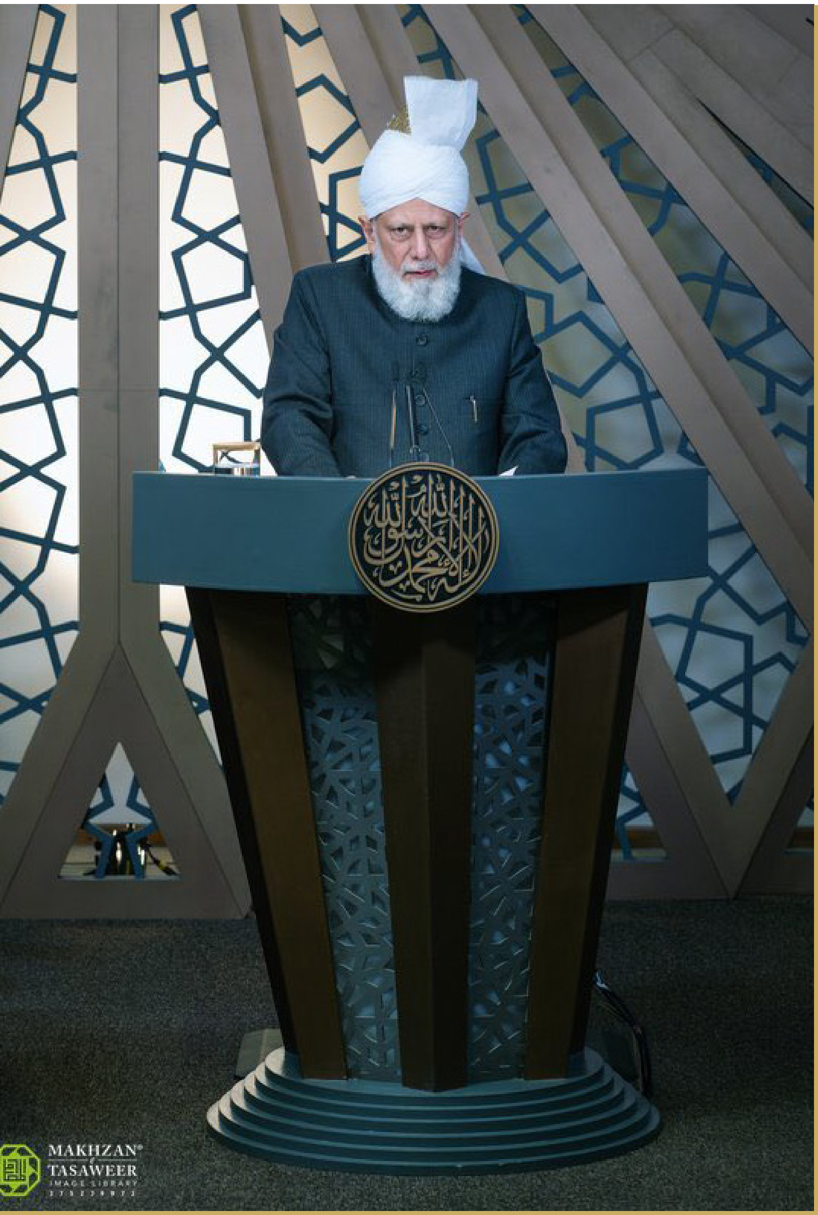


حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''خلافت کا مقصد حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھرپور توجہ دینا ہے۔ ان حقوق کو منوانا اور قائم کرنا اور مشترکہ کوشش سے ان کی ادائیگی کی کوشش کرنا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے افراد جماعت میں یہ روح پیدا کرنا ہے۔ ان کو توجہ دلانا ہے کہ دین بہرحال دنیا سے مقدم رہنا چاہئے اور اسی میں تمہاری بقا ہے۔ اس میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے۔ یہ ایک روح پھونکنا بھی خلافت کا کام ہے۔ توحید کے قیام کے لئے بھرپور کوشش یہ بھی خلافت کا کام ہے۔ جبکہ دنیاوی لیڈروں کے تو دنیاوی مقاصد ہیں۔ ان کا کام تو اپنی دنیاوی حکومتوں کی سرحدوں کو بڑھانا ہے۔ اسی کی ان کو فکر پڑی رہتی ہے۔ ان کا کام تو سب کو اپنے زیرنگیں کرنا ہے۔ دنیا میں آپ دیکھیں اپنے ملکوں کی حدوں سے باہر نکل کر بھی دوسرے ملکوں کی آزادیوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں چاہے وہ ڈکٹیٹر ہوں یا سیاسی حکومتیں ہوں۔ دنیاوی لوگوں کا تو یہ کام ہے۔ ان کا کام تو جھوٹی اَناؤں اور عزتوں کے لئے انصاف کی دھجیاں اڑانا ہے جو ہمیں مسلمان دنیا میں بھی اور باقی دنیا میں بھی نظر آتی ہے۔

کون سا ڈکٹیٹر ہے جو اپنے ملک کی رعایا سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہو۔ خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے ایک یہ ناقابل یقین بات ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے۔

کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔ حکومت بیشک تعلیمی ادارے بھی کھولتی ہے۔ صحت کے ادارے بھی کھولتی ہے۔ تعلیم تو مہیا کرتی ہے لیکن بچوں کی تعلیم جو اس دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی فکر صرف آج خلیفۂ وقت کو ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی صحت کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔ رشتے کے مسائل ہیں۔ غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ میں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6/جون 2014ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 27/جون 2014ء)

# فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

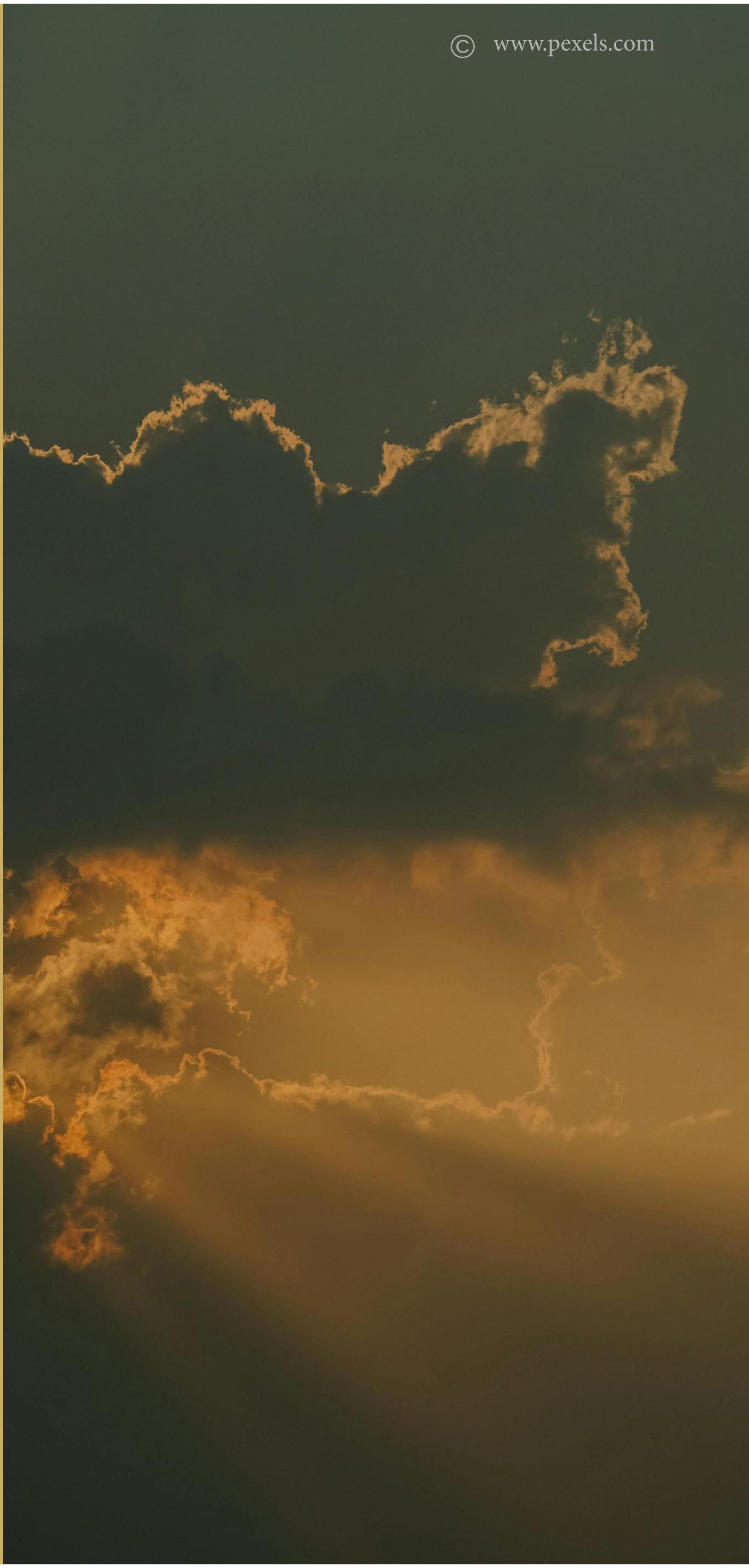


ہر آن کاریکہ گردد از دعائے محو جانانے
نہ شمشیرے کند آن کار نے بادے نہ بارانے

فنافی اللہ شخص کی دعا سے جو کام ہو جاتا ہے وہ کام نہ تلوار کر سکتی ہے نہ ہوا نہ بارش

عجب دارد اثر دستے کہ دستِ عاشقے باشد
بگرداند جہانے را ز بہر کار گریانے

اُس کے عاشق کے ہاتھ میں عجب تاثیر ہوتی ہے خدا اس رونے والے کا کام بنانے کے لئے ایک دنیا کو پلٹ دیتا ہے

اگر جنبد لب مردے ز بہر آنکہ سرگرداں
خدا از آسمان پیدا کند ہرنوع سامانے

اگر کسی پریشان حال کے لئے مرد خدا کے ہونٹ ہلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے ہر طرح کا سامان پیدا کر دیتا ہے

ز کار افتادہ را بر کار می آرد خدا زین رہ
ہمیں باشد دلیل آنکہ ہست ازخلق پنہانے

خدا اس طرح ایک ناکارہ انسان سے کام لیتا ہے اور یہی اُس مخفی ہستی کی موجودگی کا ثبوت ہے

مگر باید کہ باشد طالب او صابر و صادق
نہ بیند روز نومیدی وفادارازدل وجانے

مگر چاہیے کہ اُس کا طالب صابر اور سچا ہو اس کا دلی وفادار نامرادی کا دن نہیں دیکھتا

(الحکم 6 تا 13 اگست 1898ء)

# رسالہ الوصیت کے اقتباسات سے پانچ نتیجے

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کا نام تاریخ احمدیت میں مختلف حوالوں سے محفوظ ہے۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ بطور رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ خدمت دین کی توفیق ملی۔ اسی طرح امام مسجد فضل لندن اور مشنری انچارج امریکہ سمیت دیگر کئی اہم شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے ایک مرتبہ ''خلافت احمدیہ و بیعت خلافت'' کے عنوان پر تقریر فرمائی جس کا کچھ حصہ یہاں مضمون کی شکل میں دیا جا رہا ہے۔

اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل حضور نے رسالہ ''الوصیۃ'' تحریر فرمایا اور اس میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نبیوں کو ''ایسے وقت میں وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے، مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے، اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار لیتے ہیں، تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوئے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ (النور:56)

یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے...

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے، سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے...''

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304 تا 306)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے کئی نتائج نکلتے ہیں:

## پہلا نتیجہ

پہلا نتیجہ یہ ہے کہ قدرتِ ثانیہ خلفاء ہی کا نام ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔“

قدرت ثانیہ کے سمجھانے کے لیے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مثال دے کر حضور نے اس بات کو واضح فرما دیا کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔

## دوسرا نتیجہ

دوسرا نتیجہ اِس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت استخلاف سے مراد صرف ماموریت والی خلافت ہی مراد نہیں لیتے بلکہ اس کو عمومیت کا رنگ دیتے ہیں اور اُس خلافت کو بھی آیت استخلاف کا مصداق ہی سمجھتے ہیں جس کے مستحق حضرت ابو بکر صدیقؓ ہوئے ہیں۔ پس خلفاء کا وہ سلسلہ بھی آیت استخلاف کا مصداق قرار پاتا ہے جس کی ابتداء حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وجود سے ہوئی۔

## تیسرا نتیجہ

تیسرا نتیجہ اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ انبیاء کے بعد سخت ابتلاؤں کا آنا مقدر ہوتا ہے اور ان ابتلاؤں کا خلفاء کے ذریعہ سے زائل کیا جانا اللہ تعالیٰ کی سنتِ قدیمہ ہے۔ ہر ایک نبی کی امت سے یہ معاملہ پیش آیا اور یہ سنت قدیمہ سلسلہ احمدیہ میں بھی ضرور پوری ہوگی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ”سو اب ممکن نہیں کہ خداوند تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔“ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر بھی جماعت کو سخت ابتلاء پیش آوے گا اور خوف کی حالت پیدا ہوگی لیکن سنت قدیمہ کے مطابق آپ کے خلفاء کے ذریعہ اس خوف کو امن سے بدل دیا جائے گا اور ابتلاؤں کو زائل کیا جائے گا۔ اور یہ واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت پر سخت ابتلاء آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کے ہاتھ سے اُن کو دور کیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت پوری ہوئی۔

## چوتھا نتیجہ

چوتھا نتیجہ اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ قدرت ثانیہ کے سلسلہ یعنی خلافت کے سلسلہ کو دوام بخشا جائے گا اور تا قیامت خلفاء سلسلۂ احمدیہ آتے رہیں گے، جماعت کا نظام دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا اور اسے ایسا استحکام حاصل ہو جائے گا کہ خلافت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ حضور نے فرمایا: ”کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔“

## پانچواں نتیجہ

پانچواں نتیجہ اس عبارت سے یہ نکلتا ہے کہ دوسری قدرت کا ظہور حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد ہوگا یعنی آپ کے جانے کے بعد دوسری قدرت آئے گی جیسا کہ آپ نے فرمایا ”اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔“

انجمن تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قائم ہو چکی تھی لیکن یہاں پر قدرت ثانیہ کے ظہور کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ وہ نہیں آ سکتی جب تک کہ مَیں نہ جاؤں اور اُوپر میں بیان کر آیا ہوں کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ اب اصل کی موجودگی میں خلافت کا سوال پیدا نہیں ہوتا اس لیے حضورؑ نے فرمایا کہ جب تک میں نہ جاؤں دوسری قدرت نہیں آ سکتی یعنی میرے جانے کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم ہوگا جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہوا، آپؐ کے جانے کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے

یہ سب نتائج جو رسالہ الوصیت کی عبارت سے نکلتے ہیں ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری رہے گا اور شخصی خلافت کی صورت میں ہوگا۔

# مبلغین احمدیت

حضرت مولانا غلام حسین ایاز صاحب۔ مبلغ سلسلہ سنگاپور

”حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت کے بغیر ایک قدم بھی یہاں سے ہلانا اپنے لیے معصیت سمجھتا ہوں۔“

1934ء میں تحریک جدید کے اجراء کے بعد جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی سکیم بنائی تو تحریک جدید کے ابتدائی مبلغین میں حضرت مولانا غلام حسین ایاز صاحب کا تقرر سنگاپور میں فرمایا۔ روانگی سے دو دن قبل حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے ان مبلغین کی دعوت طعام سے عزت افزائی فرمائی اور قصر خلافت میں کھانا کھلایا اور لمبی دعا کی۔ مورخہ 6/مئی 1935ء بروز سوموار آپ اپنے دیگر تین مبلغ ساتھیوں کے ساتھ قادیان سے بذریعہ ٹرین روانہ ہوئے اور الوداع کہنے والوں میں خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بھی تشریف لائے اور لمبی دعا کرائی اور پھولوں کے ہار پہنا کر روانہ کیا۔

(فاروق، قادیان 7/مئی 1935ء صفحہ 1)

محترم غلام حسین ایاز صاحب مئی 1905ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت میاں غلام قادر صاحبؓ (وفات: 28/جون 1964ء مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) اور والدہ حضرت غلام فاطمہ (وفات: 15/جنوری 1939ء) موضع تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل تھے۔ مولانا ایاز صاحب نے اپنے علاقہ سے پرائمری تعلیم حاصل کر کے پھر مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا جس کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کر کے اپنی زندگی خدمت دین کے لیے وقف کر دی اور آپ کی تقرری سنگاپور کے لیے ہوئی۔ سنگاپور روانگی کے وقت آپ کے ساتھ دیگر مبلغین میں حضرت صوفی عبدالقدیر نیاز (برائے جاپان) اور محترم صوفی عبدالغفور صاحب (برائے چین) بھی شامل سفر تھے۔ روانگی کے وقت آپ کو صرف اخراجات سفر دیے گئے۔ آپ ایک لمبے عرصے تک خود آمد پیدا کر کے گزارہ کرتے اور مشن چلاتے رہے۔ (تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 228۔ نیو ایڈیشن)

آپ کی سنگاپور آمد سے کئی سال قبل ہی سنگاپور میں احمدیت کی مخالفت زور پکڑ چکی تھی۔ 1920ء کی دہائی میں جب جزائر شرق الہند میں احمدیت کی داغ بیل پڑی تو ساتھ ہی مخالفت کا بازار بھی گرم ہوا اور مالے زبان (Malay language) میں جماعت مخالف لٹریچر تیار کر کے عوام الناس کو جماعت احمدیہ سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ مثلاً سنگاپور کا اخبار The Malaya Tribune اپنی 14/جولائی 1925ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ دو ہزار کے قریب مسلمان Victoria Memorial Hall میں جمع ہوئے اور سب نے متفقہ طور پر جماعت احمدیہ کے خلاف قرار دادیں منظور کیں۔ اس اتفاق رائے کے احوال میں اخبار لکھتا ہے:

"The entire audience arose and shouted their approval when the resolutions had been put to them. The call for any dissever to show his hand brought up a walking stick which was held aloft by a stem bearded figure."

(The Malaya Tribune, Singapore, 14 July 1925 page 6)

ترجمہ: جب قرار دادیں پیش کی جاچکیں تو ہال کا سارا مجمع کھڑا ہو گیا اور نعرے لگا کر اپنی تائید کا اظہار کیا۔ جب یہ آواز لگائی گئی کہ جو قرار داد کے مخالف ہے وہ اپنا ہاتھ کھڑا کرے تو ایک ڈنڈا ادھر اُدھر چلتا دکھائی دیا جسے ایک داڑھی والے شخص نے اونچا اٹھا رکھا تھا۔

اتنے بڑے پیمانے پر مولویوں کی یہ ہلچل بتا رہی ہے کہ احمدیت سنگاپور میں بھی زور پکڑ رہی تھی۔ احمدیت کی اسی ترقی کی وجہ سے سنگاپور کے مقامی مولویوں کے علاوہ انڈیا سے مولوی عبدالعلیم صدیقی (والد مولوی احمد شاہ نورانی) بھی سنگاپور پہنچے اور احمدیت کے خلاف پرچار کیا۔ احمدیہ مخالف مصری اخبار ”الفتح“ اپنی ایک اشاعت میں سنگاپور میں

احمدیت کے متعلق لکھتا ہے:

"منذ سنوات استفحل امر هذه الفرقة هنا و..... منذ سنوات كانت لهم سنغافورا جمعية و صحيفة، فأصبحوا الآن و لا جمعية لهم و لا صحيفة ..... و لم يبق من اتباعهم سوى نفر يعدون بالأصابع لأنهم ينتفعون ماديًا من ذالك۔"

(ہفتہ وار "الفتح" صحيفة اسلامية اسبوعية۔ القاهرہ۔ 9 / رجب 1350ھ۔ نومبر 1931ء۔ صفحہ 15۔ السنة السادسة۔ العدد 277)

ترجمہ: کئی سالوں سے اس فرقے کا معاملہ یہاں پھیل گیا تھا اور ..... کئی سالوں سے ان (احمدیوں) کی سنگاپور میں جماعت تھی اور ایک اخبار تھا لیکن اب نہ ان کی کوئی جماعت ہے اور نہ کوئی صحیفہ اور نہ ہی ان کے متبعین میں سے کوئی باقی رہا ہے سوائے گنتی کے چند لوگوں کے جو وہ بھی مالی منفعت کی وجہ سے ساتھ ہیں۔

آپ کی سنگاپور میں آمد کے ساتھ ہی مخالفت کا بازار پھر گرم ہو گیا لیکن آپ دیوانہ وار اسلام کے احیاء نو کا پیغام پہنچاتے رہے۔ آپ کی ان سرگرمیوں کو دیکھ کر بعض اخبارات نے باقاعدہ طور پر جماعت احمدیہ کے خلاف لکھنا شروع کر دیا۔ 1937ء کے آغاز میں آپ نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق ایک اشتہار سنگاپور اور تمام ملایا میں تقسیم کیا جس کے بعد ملایا زبان کے ایک مشہور اخبار "ورت ملایا" جس کا مالک ایک عرب تھا، نے جماعت احمدیہ کے خلاف مضامین کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔

آپ نے بھی مضامین لکھ کر ان کا جواب دیا۔ گو کہ بدتمیزی اور مخالفت کے یہ بادل بڑے گھنے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے محبت کے قطرات برسا دیئے اور سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق دی۔ حضرت مولانا ایاز صاحب اس کے متعلق لکھتے ہیں:

"... ہم لوگ اگر لاکھ نہیں کروڑ روپیہ خرچ کر کے بھی قوم کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتے تو ممکن نہ تھا مگر جب ان کے اپنے اخبارات نے یہ کام شروع کر دیا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بے توجہی اور خاموشی کے ٹوٹنے کے سامان پیدا ہو گئے ہیں... بعض لوگ تو مکان پر بھی حالات معلوم کرنے اور گفتگو کرنے کے لیے آتے ہیں۔"

(الفضل 10/ نومبر 1937ء صفحہ 6)

اسی رپورٹ میں آپ نہ صرف سنگاپور میں بیعتوں کی خوشخبری سناتے ہیں بلکہ ملایا کے دور دراز جزیرے لبوآن (Labuan) میں بھی احمدیوں کی موجودگی کی اطلاع دیتے ہیں۔ اشتہارات اور مضامین کے علاوہ آپ نے علاقہ ملایا کے کئی علاقوں کے دورے بھی کیے اور حکام اور عوام دونوں میں تبلیغ کا فریضہ نبھایا۔ مارچ 1936ء میں آپ نے ملائیشیا کی ریاست جوہر (Johor) کا سفر اختیار کیا اور اس کے شہروں رنگم (Renggam)،

بڠكڠ دان منولق اتس سيارن قادياني

(اخبار "ورت ملایا" 19/ اکتوبر 1936ء میں احمدیہ مخالف مضمون کا عکس۔ یہ مضمون قریباً 20 اقساط میں شائع ہوا بشکریہ https://eresources.nlb.gov.sg/)

باتو پاہٹ (Batu Pahat)، کوتا تنگی (Kota Tinggi) اور موار (Muar) کا تبلیغی دورہ کرتے ہوئے اگلی ریاست ملاکا (Malaca) میں داخل ہو گئے اور اس کے شہر جاسین (Jasin) اور آلور گاجا (Alor Gajah) سمیت بعض دیگر شہروں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اپریل کے مہینے میں پھر وہاں سے اگلی ملحقہ ریاست نگری سمبلین (Negeri Sembilan) کے شہر سرمبان (Seremban) کا دورہ کیا۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 229، 230۔ نیو ایڈیشن) ستمبر 1937ء کے آغاز میں آپ نے ریاست سلانگور (Selangor) کا دورہ کیا اور اس کے سب سے بڑے شہر کولالمپور (Kuala lumpur) میں ایک دن ٹھہرنے کے بعد ریاست کے شاہی شہر کلانگ (Klang) میں ایک ہفتہ قیام رکھا جہاں بفضلہ تعالیٰ پانچ اشخاص نے بیعت کی۔

(الفضل 10/ نومبر 1937ء صفحہ 6)

اپریل 1936ء میں محترم مولانا سید شاہ محمد صاحب ہزاروی بھی سنگاپور پہنچے جو بطور مبلغ انڈونیشیا بھجوائے گئے تھے لیکن حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر کچھ عرصہ سنگاپور میں

(Source: http://eresources.nlb.gov.sg)

ٹھہرے اور قریباً ایک سال بعد آگے انڈونیشیا چلے گئے۔ سنگاپور میں قیام کے دوران محترم شاہ صاحب نے آپ کی بھرپور معاونت کی، دونوں بزرگوں نے بعض اخبارات اور چرچ کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں۔

(الفضل 10/ستمبر 1936ء صفحہ 9) ایک اخبار نے لکھا:

"The Ahmadiyya Movement .... has already established itself in Singapore and other Malayan centres, and considerable interest attaches to Sayyed Shah Mohammad's visit..... During his visit to Singapore Sayyed Shah Mohammad is staying with Mr. G. H. Ayaz, Straits Settlements missionary for the Movement. He will remain here some weeks before continuing his journey ....."

(The Singapore Free Press and Mercantile Advertiser (1884-1942), 25 August 1936 page 6)

احمدیہ تعارف پر مبنی یہی مضمون ایک اور اخبار Pinang Gazette and Straits Chronicle کی اشاعت 26/اگست 1936ء میں اور اخبار The Straits Times کی اشاعت 24/اگست 1936ء میں بھی چھپا، موخر الذکر اخبار نے دونوں بزرگوں کی تصویر بھی شائع کی۔

مخالفین احمدیت اپنے اخبارات میں جوابات نہیں چھاپتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس طرح ملک کے بڑے اخبارات میں تبلیغ احمدیت کے سامان کر دیئے۔ 1941ء میں آپ نے ایک اور کثیر الاشاعت اخبار The Sunday Tribune میں احمدیت کے متعلق ایک تفصیلی مضمون لکھا۔ آپ کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں مکرم حاجی جعفر بن حاجی وانتارا صاحب (وفات: 1966ء) نے جنوری 1937ء میں احمدیت قبول کر لی اور اخلاص و وفا میں بہت ترقی کی یہاں تک کہ ابتدائی ایام میں سلسلہ کی خاطر بہت سی تکلیفیں اٹھائیں مگر مضبوطی سے اپنے ایمان پر قائم رہے۔ (الفضل 13/فروری 1966ء صفحہ 4) آپ کے ذریعہ احمدی ہونے والے ایک اور دوست مکرم سلیمان بن عبدالقادر صاحب تھے جو پہلے علماء و صوفیاء کی صحبت میں رہے پھر ان میں دنیا پرستی دیکھ کر لامذہب ہوگئے، ان کے متعلق مزید لکھا ہے: "آخر کار مولانا غلام حسین ایاز صاحب سے ملاقات ہوئی، ان پر اعتراضات کرتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے سخت الفاظ استعمال کرتے رہے مگر مبلغ احمدیت نہایت صبر سے اس سلوک کو برداشت کرتے رہے اور ان سے ملتے رہے۔ عرصہ کے بعد جب انہوں نے مولوی صاحب کی استقامت اور اخلاق کو دیکھا تو ان کے اندرونی حالات کی تلاش کی، جب ان کے اعمال و اقوال کو مطابق پایا تو اثر پذیر ہوئے اور احمدیہ لٹریچر دیکھنا شروع کیا۔ آخر کار احمدی ہوگئے اور اب نہایت زور کے ساتھ دن رات تبلیغ میں لگے رہتے ہیں۔" (فاروق قادیان 14/فروری 1940ء صفحہ 11) ٹھاکرہ ضلع مانسہرہ کے ایک دوست مکرم محمد عمر خان صاحب سنگاپور میں محترم مولانا شاہ محمد صاحب (بعدہٗ رئیس التبلیغ انڈونیشیا) کے ذریعہ احمدی ہوگئے اور باقی تربیت محترم مولانا غلام حسین ایاز صاحب کے ذریعہ ہوئی۔ بعد ازاں ان کی اہلیہ نے بھی سنگاپور پہنچ کر بیعت کر لی اور دونوں میاں بیوی واپس آ کر گاؤں والوں کی شدید مخالفت کے باوجود احمدیت پر مضبوطی سے قائم رہے۔

(الفضل 16/مئی 1946ء صفحہ 5)

(باقی آئندہ)

Sunday Tribune, Singapore, 27 July 1941

# آبنائے ہرمز:

## عالمی تجارت، توانائی اور ایران امریکہ کشیدگی میں اس کا کردار

(ابو الفارس محمود)

آبنائے ہرمز (Strait of Hormuz) دنیا کی اہم ترین اور حسّاس سمندری گزرگاہوں میں سے ایک ہے۔ یہ خلیجِ فارس کو خلیجِ عمان اور بحیرۂ عرب سے ملاتی ہے اور جغرافیائی لحاظ سے ایران اور سلطنت عمان کے درمیان واقع ہے۔ اپنی تنگی کے باوجود یہ عالمی تجارت اور توانائی کی ترسیل کے لیے نہایت اہم گزرگاہ ہے، جس کے ذریعے مشرقِ وسطیٰ کے تیل پیدا کرنے والے ممالک اپنی مصنوعات دنیا کے مختلف حصوں تک پہنچاتے ہیں۔

یہ گزرگاہ ایک طرف ایران جبکہ دوسری طرف عرب ریاستوں، خصوصاً متحدہ عرب امارات اور عمان کے درمیان واقع ہے۔ اس کے تنگ ترین مقام پر ایران اور عمان کے درمیان صرف تقریباً اکیس میل کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ اس میں دو اہم شپنگ لینز (آبی گزرگاہ) ہیں اور ہر ایک کی چوڑائی تقریباً دو میل ہے، جو اسے دنیا کی حساس ترین بحری گزرگاہوں میں شامل کرتی ہے۔ اگرچہ یہ راستہ تنگ ہے، لیکن اس کی گہرائی اور ساخت ایسی ہے کہ دنیا کے سب سے بڑے تیل کے ٹینکرز بھی بآسانی یہاں سے گزر جاتے ہیں۔

آبنائے ہرمز تاریخی اعتبار سے بھی ایک اہم تجارتی راستہ رہا ہے۔ قدیم زمانے میں عرب، فارسی اور ہندوستانی تاجر حضرات اسی راستے سے مشرق اور مغرب کے درمیان تجارت کرتے تھے۔ قرونِ وسطیٰ میں اس علاقے پر مختلف طاقتوں کا اثر رہا ہے، جن میں عرب حکمرانوں، فارسی سلطنت اور پرتگالی شامل تھے۔ پرتگالیوں نے سولھویں صدی میں اس پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کی تاکہ بحری تجارت پر قبضہ کیا جا سکے، مگر بعد میں یہ علاقہ دوبارہ مقامی اور علاقائی طاقتوں کے زیرِ اثر آ گیا۔

انیسویں اور بیسویں صدی میں خلیجِ فارس کے ممالک میں تیل کی دریافت کے بعد آبنائے ہرمز کی اہمیت کئی گنا بڑھ گئی۔ اب یہ صرف ایک تجارتی راستہ نہیں رہا بلکہ عالمی توانائی کی ترسیل کا سب سے بڑا ذریعہ بھی بن گیا۔ آج دنیا کے کل تیل کا تقریباً پانچواں حصہ، یعنی روزانہ قریب بیس ملین بیرل تیل، اسی گزرگاہ سے گزرتا ہے۔ اس کے علاوہ مائع قدرتی گیس (LNG) کی بڑی مقدار بھی اسی راستے کے ذریعے عالمی منڈیوں تک پہنچتی ہے۔

چین، جاپان، بھارت اور جنوبی کوریا جیسے صنعتی ممالک اپنی توانائی کی ضروریات کے لیے اس راستے پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے یہ گزرگاہ بند ہو جائے تو عالمی منڈی میں تیل کی قیمتیں تیزی سے بڑھ سکتی ہیں، جس کے اثرات دنیا بھر کی معیشت اور صنعتوں پر پڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ عام صارفین، مثلاً گاڑیوں کے لیے پٹرول استعمال کرنے والے افراد بھی اس کے اثرات محسوس کرتے ہیں، کیونکہ پٹرول کی قیمت کا بڑا حصہ خام تیل کی قیمت سے وابستہ ہوتا ہے۔

آبنائے ہرمز کو عالمی سطح پر ایک ”چوک پوائنٹ“ کہا جاتا ہے، یعنی ایسا تنگ مقام جہاں سے گزرے بغیر بحری تجارت ممکن نہیں ہوتی۔ اسی وجہ سے یہ گزرگاہ عالمی سیاست اور عسکری حکمت عملی میں بھی مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ ایران اس کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے اس پر خاص اثر رکھتا ہے، جبکہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک بھی یہاں اپنی بحری موجودگی برقرار رکھتے ہیں تاکہ تیل کی ترسیل محفوظ رہے۔

ایران اور امریکہ کے درمیان حالیہ کشیدگی میں آبنائے ہرمز نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے،

کیونکہ یہ دنیا کی سب سے اسٹریٹیجک سمندری گزرگاہوں میں سے ایک ہے۔ جب بھی ایران اور امریکہ کے تعلقات خراب ہوتے ہیں تو یہ گزرگاہ عالمی توجہ کا مرکز بن جاتی ہے۔ ایران کئی بار یہ دھمکی دے چکا ہے کہ وہ اس راستے کو بند کرسکتا ہے، جبکہ امریکہ اور اس کے اتحادی اسے ہر صورت کھلا رکھنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ اس کشیدگی کے باعث نہ صرف خطے میں فوجی تناؤ بڑھتا ہے بلکہ عالمی منڈیوں میں بھی بے یقینی پیدا ہو جاتی ہے۔

حالیہ حالات میں، اگرچہ آبنائے ہرمز مکمل طور پر بند نہیں ہے، لیکن یہاں جہازوں کی آمد و رفت شدید متاثر ہوئی ہے۔ پچھلے ہفتے کے دوران اس گزرگاہ سے گزرنے والے جہازوں کی تعداد معمول سے بہت کم رہی، اور بعض دنوں میں صرف چند جہاز ہی گزر سکے۔ سیکیورٹی خدشات، حملوں کے خطرات اور علاقائی کشیدگی کی وجہ سے کئی بین الاقوامی کمپنیوں نے اس راستے کو استعمال کرنے میں احتیاط برتی ہے۔ اس صورتحال نے عالمی سطح پر توانائی کی ترسیل اور تیل کی قیمتوں کے حوالے سے خدشات کو مزید بڑھا دیا ہے۔

اکثر اوقات یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ کیا آبنائے ہرمز کو واقعی بند کیا جا سکتا ہے؟ ایران کے پاس بحری بارودی سرنگیں، کروز میزائل، ساحلی دفاعی نظام اور تیز رفتار حملہ آور کشتیاں موجود ہیں جن کے ذریعے وہ اس گزرگاہ کو متاثر کرسکتا ہے۔ تاہم ماہرین کے مطابق اسے مکمل طور پر بند کرنا آسان نہیں، کیونکہ عالمی طاقتیں فوری کارروائی کر کے اسے دوبارہ کھولنے کی کوشش کریں گی۔ مزید یہ کہ آبنائے ہرمز کی بندش کو عالمی سطح پر ایک جنگی اقدام (Act of War) تصوّر کیا جائے گا، جس کے سنگین سیاسی اور عسکری نتائج نکل سکتے ہیں۔ اسی لیے تمام بڑی طاقتیں اس علاقے میں امن اور استحکام کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ماحولیاتی لحاظ سے بھی یہ گزرگاہ اہم ہے۔ روزانہ بڑی تعداد میں تیل کے ٹینکرز کی آمد و رفت کے باعث سمندری آلودگی کا خطرہ رہتا ہے۔ کسی حادثے کی صورت میں سمندری حیات کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے، اس لیے بین الاقوامی سطح پر حفاظتی اقدامات کیے جاتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ آبنائے ہرمز ایک تنگ مگر انتہائی اہم عالمی گزرگاہ ہے جس کی جغرافیائی حیثیت، تاریخی کردار، اقتصادی اہمیت اور سیاسی و عسکری حساسیت اسے دنیا کے اہم ترین مقامات میں شامل کرتی ہے۔ آج کے دور میں عالمی توانائی کا بڑا حصہ اسی راستے سے گزرتا ہے، اس لیے اس کی سلامتی اور کھلا رہنا پوری دنیا کے مفاد میں ہے، تاہم حالیہ کشیدگی نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اس راستے میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ پوری دنیا پر گہرے اثرات مرتب کرسکتی ہے۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل 26 مارچ 2026ء)

© www.pexels.com

# نذرانہ خلافت

## نشیمن نشیمن تیرا نور ہے

(محمد ہادی مونس۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا)

نشیمن نشیمن تیرا نور ہے
تیرے دم سے ہر تیرگی دور ہے
تیرا جذبہ خدمت سے معمور ہے
تیرا دل محبت سے بھرپور ہے
دہن سے تیرے جو نشر ہو گیا
وہی احمدیت کا منشور ہے
کلام محبت کی تاثیر سے
جماعت کا ہر فرد مسحور ہے
متانت، صداقت کے اسباق سے
دلوں میں اخوت بدستور ہے
دلوں میں اطاعت کی وابستگی
تیرے ساتھ ہر آن منظور ہے
مقام خلافت ہے عظمت نشاں
تیرے دم سے مونس بھی مسرور ہے

## چراغ ہدایت

(مبشر احمد ملک۔ ناظم ایثار ناردرن انٹاریو)

چراغ ہدایت نظام خلافت
یہ رب کی عنایت نظام خلافت
خلافت کی صورت ہے رحمت کا سایہ
یہ دل کی صداقت نظام خلافت
وہ تقویٰ کا پیکر صبر و وفا ہے
امانت شجاعت نظام خلافت
عرش سے زمیں تک اسی کا ہے سایہ
خدا کی عنایت نظام خلافت
دعا ہے خدایا رہے وہ سلامت
مرے دل کی چاہت نظام خلافت
یہ اشعار میری دعا کی صدا ہیں
یہ دل کی عبارت نظام خلافت
مبشّر کا جذبہ اس سے منور
یہی دل کی راحت نظام خلافت

# تاریخی خطاب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

## برموقع پہلا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

(سہیل احمد ثاقب۔ناظم اعلیٰ اجتماع)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مجلس انصار اللہ کی بنیاد 26 جولائی 1940 میں رکھی تھی جس کے بعد یہ ذیلی تنظیم خلافت کے زیر سایہ تنظیم سازی کے مختلف مراحل سے گزر کر پروان چڑھتے ہوئے اس مقام پر پہنچی کہ بانی مجلس حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مجلس کو اصلاحِ نفس اور اجتماعیت کی روح پیدا کرنے کی غرض سے سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ پیارے آقا کے اس ارشاد کی تعمیل میں مجلس انصار اللہ نے اپنا پہلا سالانہ اجتماع مؤرخہ 25 دسمبر 1944 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد کیا۔اس اجتماع میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ازراہِ شفقت بنفس نفیس شرکت فرمائی اور افتتاحی خطاب فرمایا جس کا کچھ حصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

### قومی زندگی کے حصول کا طریق

فرمایا: ”مجلس انصار اللہ کا یہ پہلا سالانہ اجتماع ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس اجتماع میں وہ ان کاموں کی بنیاد قائم کرنے کی کوشش کریں گے اور قادیان کی مجلس انصار اللہ بھی اور بیرونی مجالس بھی اپنی اس ذمہ داری کو محسوس کریں گی کہ بغیر کامل ہوشیاری اور کامل بیداری کے کبھی قومی زندگی حاصل نہیں ہوسکتی اور ہمسایہ کی اصلاح میں ہی انسان کی اپنی اصلاح بھی ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے انسان کو ایسا بنایا ہے کہ اس کے ہمسایہ کا اثر اس پر پڑتا ہے۔ نہ صرف انسان بلکہ دنیا کی ہر ایک چیز اپنے پاس کی چیز سے متاثر ہوتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ پاس پاس کی چیزیں ایک دوسرے کے اثر کو قبول کرتی ہیں، بلکہ سائنس کی موجودہ تحقیق سے تو یہاں تک پتا چلتا ہے کہ جانوروں اور پرندوں وغیرہ کے رنگ ان پاس پاس کی چیزوں کی وجہ سے ہوتے ہیں جہاں وہ رہتے ہیں، مچھلیاں پانی میں رہتی ہیں اس لیے انکا رنگ پانی کی وجہ سے اور سورج کی شعاعوں کی وجہ سے جو پانی پر پڑتی ہیں سفید اور چمکیلا ہوگیا۔مینڈک کناروں پر رہتے ہیں اس لیے ان کا رنگ کناروں کی سبز سبز گھاس کی وجہ سے سبزی مائل ہوگیا۔ ریتلے علاقہ میں رہنے والے جانور مٹیالے رنگ کے ہوتے ہیں۔سبز سبز درختوں پر بسیرا رکھنے والے طوطے سبز رنگ کے ہو گئے، جنگلوں اور سوکھی ہوئی جھاڑیوں میں رہنے والے تیتروں وغیرہ کا رنگ سوکھی ہوئی جھاڑیوں کی طرح ہوگیا،غرض پاس پاس کی چیزوں کی وجہ سے اور ان کے اثرات قبول کرنے کی وجہ سے پرندوں کے رنگ بھی اسی قسم کے ہوجاتے ہیں۔

### صادقوں کی مجلس اختیار کرو

پس اگر جانوروں اور پرندوں کے رنگ پاس پاس کی چیزوں کی وجہ سے بدل جاتے ہیں تو انسان کے رنگ جن میں دماغی قابلیت بھی ہوتی ہے پاس کے لوگوں کو کیوں نہیں بدل سکتے، خدا تعالیٰ نے اسی لیے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ کُوْنُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی اگر تم اپنے اندر تقویٰ کا رنگ پیدا کرنا چاہتے ہو تو اس کا گر یہی ہے کہ صادقوں کی مجلس اختیار کرو تا کہ تمہارے اندر بھی تقویٰ کا وہی رنگ تمہارے نیک ہمسایہ کے اثر کے ماتحت پیدا ہوجائے جو اس میں پایا جاتا ہے۔پس جماعت کی تنظیم اور جماعت کے اندر دینی روح کے قیام اور اس روح کو زندہ رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے ہمسایہ کی اصلاح کی کوشش کرے کیونکہ ہمسایہ کی اصلاح میں اس کی اپنی اصلاح ہے۔ ہر شخص جو اپنے آپ کو اس سے مستغنی سمجھتا ہے وہ اپنی روحانی ترقی کے راستہ میں خود روک بنتا ہے۔

## کامیابی کا واحد ذریعہ

بڑے سے بڑا انسان بھی مزید روحانی ترقی کا محتاج ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر دم تک اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کی دعا کرتے رہے۔ پس اگر خدا کا وہ نبی جو پہلوں اور پچھلوں کا سردار ہے جس کی روحانیت کے معیار کے مطابق نہ کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہوگا اور جس نے خدا تعالیٰ کا ایسا قرب حاصل کیا کہ اس کی مثال نہیں ملتی اور نہ مل سکتی ہے اگر وہ بھی مدارج پر مدارج حاصل کرنے کے بعد پھر مزید روحانی ترقی کا محتاج ہے اور روزانہ خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کہتا ہے اکیلا نہیں بلکہ ساتھیوں کو ساتھ لے کر کہتا ہے تو آج کون ایسا انسان ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کہنے سے اور جماعت میں کھڑے ہو کر کہنے سے اپنے آپ کو مستغنی قرار دے۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اس سے مستغنی قرار دیتا ہے تو وہ اپنے لیے ایسا مقام تجویز کرتا ہے جو مقام خدا تعالیٰ نے کسی انسان کے لیے تجویز نہیں کیا۔ پس جو شخص اپنے لیے ایسا مقام تجویز کرتا ہے وہ ضرور ٹھوکر کھائے گا کیونکہ اس قسم کا استغنا عزت نہیں بلکہ ذلت ہے ایمان کی علامت نہیں بلکہ وہ شخص کفر کے دروازہ کی طرف بھاگا جا رہا ہے۔ پس تنظیم کے لیے ضروری ہے کہ اپنے متعلقات اور اپنے گرد و پیش کی اصلاح کی کوشش کی جائے اس سے انسان کی اپنی اصلاح ہوتی ہے۔ اس سے قوم میں زندگی پیدا ہوتی ہے اور کامیابی کا یہی واحد ذریعہ ہے۔

## اپنی اصلاح کر لینا ہی کافی نہیں

دعائیں بھی وہی قبول ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت کی جائیں، خدا تعالیٰ نے ہمارے دعا مانگنے کے لیے اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ میں جمع کا صیغہ رکھ کر ہمیں بتا دیا ہے کہ اگر تم روحانی طور پر زندہ رہنا اور کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لیے صرف اپنی اصلاح کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے گرد و پیش کی اصلاح کرنا اور مجموعی طور پر اس کے لیے کوشش کرنا اور مل کر خدا سے دعا مانگنا ضروری ہے چنانچہ اس غرض کے لیے میں نے مجلس انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال قائم کی ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ اس اجتماع کے بعد اپنے کام کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ کر پوری تندہی اور محنت کے ساتھ ہر جگہ مجالس انصار اللہ قائم کرنے کی کوشش کرے گی تا کہ ان کی اصلاحی کوششیں دریا کی طرح بڑھتی چلی جائیں اور دنیا کے کونے کونے کو سیراب کر دیں۔ اب میں دعا کے ذریعہ جلسہ کا افتتاح کرتا ہوں، خدا کرے مجلس انصار اللہ کا آج کا اجتماع اور آج کی کوششیں بیج کے طور پر ہوں جن سے آگے خدا تعالیٰ ہزاروں گنا اور بیج پیدا کرے اور پھر وہ بیج آگے دوسری فصلوں کے لیے بیج کا کام دیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی روحانی بادشاہت اسی طرح دنیا پر قائم ہو جائے جس طرح کہ اس کی مادی بادشاہت دنیا پر قائم ہے۔'' آمین (الفضل 5 اگست 1945ء صفحہ 1، 2)

قارئین! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ کا وہ بیج جو آج سے 85 سال قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان کی گمنام بستی میں بویا تھا، آپ کی دعاؤں کی بدولت، وہ بیج ملکوں ملکوں پھیل چکا ہے جس کا ایک ثبوت مجلس انصار اللہ کینیڈا کا سالانہ اجتماع ہے جو ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں اور ہدایات کی روشنی میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ الحمد للہ! امسال مجلس انصار اللہ کینیڈا کا انتالیسواں سالانہ اجتماع مؤرخہ 5 اور 6 ستمبر 2026ء بیت الاسلام کے احاطہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ تمام انصار بھائیوں سے اس اجتماع میں اجتماعیت کی روح کو قائم رکھتے ہوئے، اصلاحِ نفس کی خاطر بھرپور شرکت کی درخواست ہے۔

پس تنظیم کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے متعلقات اور اپنے گردو پیش کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ اسی سے انسان کی اپنی اصلاح ہوتی ہے۔ اسی سے قوم میں زندگی پیدا ہوتی ہے۔ اور کامیابی کا یہی واحد ذریعہ ہے۔
دعائیں بھی وہی قبول ہوتی ہیں۔ جو خداتعالیٰ کے قانون کے ماتحت کی جائیں۔ خداتعالیٰ نے ہمارے دعا مانگنے کے لئے اھدنا الصراط المستقیم میں جمع کا صیغہ رکھ کر ہمیں بتا دیا ہے۔ کہ اگر تم روحانی طور پر زندہ رہنا اور کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے صرف

### اپنی اصلاح کر لینا ہی کافی نہیں

بلکہ اپنے گردوپیش کی اصلاح کرنا اور مجموعی طور پر اس کے لئے کوشش کرنا۔ اور مل کر خدا سے دعا مانگنا ضروری ہے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے میں نے مجلس انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ مجلس خدام الاحمدیہ۔ اور مجلس اطفال قائم کی ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ اس اجتماع کے بعد اپنے کام کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ کر پوری تندہی اور محنت کے ساتھ ہر جگہ مجالس انصار اللہ قائم کرنے کی کوشش کریگی۔ تاکہ ان کی اصلاحی کوششیں صرف اپنے تک ہی محدود نہ ہوں۔ بلکہ گردوپیش کی اصلاح کے لئے بھی ہوں اور ان کی کوششیں دریا کی طرح بڑھتی چلی جائیں اور دنیا کے کونے کونے کو سیراب کر دیں۔ اب میں

### دعا

کے ذریعہ جلسہ کا افتتاح کرتا ہوں۔ خدا کرے مجلس انصار اللہ کا آج کا اجتماع اور آج کی کوششیں بیج کے طور پر ہوں۔ جن سے آگے خداتعالیٰ ہزاروں گنا اور بیج پیدا کرے اور پھر وہ بیج آگے دوسری فصلوں کے لئے بیج کا کام دیں۔ یہاں تک کہ خدا کی روحانی بادشاہت اسی طرح دنیا پر قائم ہو جائے جس طرح کہ اسکی مادی بادشاہت دنیا پر قائم ہے آمین۔

# زاوية العرب

## آية قرآنية
## ”نكران المسيح الموعود عَلَيْهِ السَّلام هو نكران لجميع الأنبياء“

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (يس:٣١)

تعليق:

كلمات هذه الآية مليئة بالحزن والأسى. ويبدو من كلماتها كما لو ان الله تعالى نفسه يغمره الحزن والأسى على رفض الناس لأنبيائه وسخريتهم منهم. فالله تعالى يرسل الأنبياء شفقة ورحمة بالناس لهدايتهم، وتكون قلوب هؤلاء الأنبياء ممتلئة بالحب للناس، و يحزنون اشد الحزن على حال اقوامهم ويبذلون كل جهد لاخراجهم من الظلمات الى النور بكل شغف، ولكن اقوامهم يردون على هذا الحرص والحب والحزن بالازدراء والسخرية.

صحيح ان هذه الآية تعني ان كل نبي من انبياء الله قد رُفض وسُخر منه واستُهزئ به من قِبل قومه، الا انها ايضا تشير بشكل خاص الى المسيح الموعود عليه السلام، مما يدل على انه في زمانه سيُرفض جميع الأنبياء، اي ان فكرة الوحي الالهي نفسها سيُشكّك فيها وتُنكر.

## حديث شريف " المسيح الموعود عليه السلام هو فرد من الأمة وليس من بني إسرائيل"

حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى اَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ : كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

(صحيح البخاري، كتاب احاديث الأنبياء)

تعليق:

كان من هدي نبينا ﷺ لأمته، ان دلَّهم على كل خير وحذرهم من كل شر، واخبرهم بعلامات الساعة في آخر الزمان. وبقوله ﷺ "كَيْفَ اَنْتُمْ؟" تنبيه لأمته وقت مجيء المسيح الموعود وتحذير لهم ليحسنوا التعامل مع هذه النبوءة، وكي لا يجلبوا الشر على انفسهم، كيف ستتعاملون حين ينزل فيكم؟ كيف تكون احوالكم في ذلك الزمان؟ ان نزوله فيكم تكريم من الله لكم، فهل سوف ينطبق عليكم الآية:

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ اِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ؟

وبين لهم علامة مهمة للمسيح الموعود في آخر الزمان بقوله ﷺ: "وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ"، وفي رواية اخرجها مُسْلِمٌ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِلَفْظِ " وَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ"، اي انه لن يكون من خارج امتي، بل سيكون تابعا لي، منكم اي سيولد مسلما بينكم وسيكون امامكم.

وهذا دليل على ان عيسى ابن مريم المقصود في الحديث، ليس عيسى الذي ارسل في بني اسرائيل، بل مسيح آخر من امة سيدنا ﷺ.

فهذا الحديث الشريف من ادلة صدق حضرة مرزا غلام احمد آلذي ارسله الله تعالى مسيحا موعودا وحكما عدلا.

## من كلام الامام عليه السلام

## "علاقة عيد الأضحية بالنبي صلى الله عليه وسلم وبالمسيح الموعود"

"اليوم يوم عيد الأضحى، ويأتي هذا العيد في الشهر الذي هو خاتمةُ الشهور الاسلامية، اعني تبدا بعده السنةُ الجديدة بشهرٍ محرّم. وهناك سرٌّ في جعل هذا العيد في شهر هو خاتمة الشهور الاسلامية او خاتمة الزمن، وفيه اشارة الى انّ هذا الشهر وثيق الصلة بنبينا صلى الله عليه وسلم وبالمسيح الموعود. وما هي تلك الصلة؟

هي اولا: ان نبينا محمدا المصطفى صلى الله عليه وسلم هو نبي آخر الزمان، فكأن شخصه المبارك وعصره هما مثل موعد عيد الضحى تماما، فكلُّ طفلٍ مسلم يعلم ان نبينا صلى الله عليه وسلم هو نبي آخر الزمان، وان هذا الشهر ايضا آخر الشهور، فثبت ان هذا الشهر وثيق الصلة بحياة النبي وعصره صلى الله عليه وسلم.

والعلاقة الثانية هي ان هذا الشهر يسمى شهر القربان. وقد جاء رسولنا الكريم صلى الله عليه وسلم ايضا ليضرب اكمل مثال على القرابين الحقيقية. فقد جاء قبل 31 قرنا عصرٌ ذُبح فيه الناس في سبيل الله تعالى كما تذبحون المعز والابل والبقر والكبش، كان ذلك هو عيد الأضحى الحقيقي، وكان فيه ضوء الضحى ايضا."

(الملفوظات، المجلد1، النسخة العربية، ص466-467)

## في رحاب التفسير

### من التفسير الكبير لحضرة الحاج مرزا بشير الدين محمود أحمد رضي الله عنه، الخليفة الثاني للمسيح الموعود عليه السلام

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

(البقرة: ١٩٨)

شرح الكلمات:

رفث: الرفث كلام متضمن لما يُستقبح ذكره من الجماع ودواعيه، وجُعل كناية عن الجماع (المفردات). وقال الطبري: الرفث اللغو من الكلام.

فسوق: الفسوق هو عدم طاعة اوامر الله عن عصيان؛ الانحراف عن قصد السبيل (الأقرب).

التفسير:

الْحَجُّ اَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ: تشير الى ان القرآن لم يأت في صدد الحج بحكم جديد، وانما استبقى ما كان يفعله الناس منذ زمن ابراهيم، ولذلك فان شهور الحج معروفة لدى الناس... اي شوال، وذو القعدة، وذو الحجة. ويرى الامامان ابو حنيفة والشافعي ان الأيام العشرة من ذي الحجة من اشهر الحج وليس كل ذي الحجة (البحر المحيط).

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ: اي من انتوى الحج فيها وخرج لأداء هذه الفريضة فعليه ان يحفظ لسانه طاهرا، فلا ينطق بما يثير الأهواء الجنسية. ويقول البعض ان انشاد الشعر الغزلي لا يندرج تحته، لأن ابن عباس انشد ذات مرة شعرا جاهليا ايام الحج. ومثل هذه الرواية لا يمكن ان تُعتبر صحيحة بعد هذا الأمر القرآني الواضح. اما لو قبلناها على سبيل الافتراض، فلا نستطيع الجزم بنوع هذه الأبيات بعد مرور زمن طويل. فقد يكون قد

انشدها استدلالا في حديثه على ما يقول، وظن السامع انه ينشدها للمتعة. وعلى اية حال.. يجب اجتناب هذا الكلام نظما كان او نثرا، وعلى الانسان ان يقضي هذه الأيام في ذكر الله وعبادته فقط.

ولا يعني اسلوب النهي هذا ان الرفث والفسوق والجدال جائز في الأيام الأخرى، وانما الحكمة فيه ان الانسان لو ضغط على نفسه ليتجنب عملا لفترة فان الله تعالى يوفقه لاجتنابه في الأيام الأخرى ايضا ... لأن التدريب يسهل عليه هذه المهمة. وبعض الأحيان لا يجد الانسان بسبب ضعفه البشري في نفسه الهمة على ترك امر لمدة طويلة، ولا بد لتأهيله لهذا الأمر من تدريبه بأن يُنهى عنه لبعض الوقت، وعندما يمتنع عن فعله لمدة مناسبة تتولد فيه القدرة على ضبط النفس، وهكذا يستعد بالتدرج للامتناع عنه كلية.

ونظرا الى نفس الحكمة قال سيدنا المهدي والمسيح الموعود أنه يجب على الانسان في شهر رمضان كل مرة ان يحاول التغلب على اي تقصير او ضعف فيه. ساعيا الى تجنبه طوال الشهر، وعندئذ سوف تشمله رحمة الله وتأييده بعد رمضان ايضا، ويُوفق للتغلب على هذه السيئة للأبد.

لقد ذكرت الآية ضرورة اجتناب ثلاث مساوئ هي: الرفث والفسوق والجدال، والرفث ما يكون بين الزوجين من علاقة خاصة، وكذلك يُطلق على فاحش الكلام والسباب، وسماع لغو الحديث وتافهه. والفسوق هي تلك الآثام التي تتعلق بذات الله تعالى والتي بارتكابها

يخرج الانسان عن طاعته والاستسلام له. ثم الجدال وهو ما يقطع الصلات بين الناس.

والحقيقة ان الله بهذه الأمور الثلاث وجّه النظر الى الاصلاح من ثلاثة انواع: اولا- يجب ان تصلحوا انفسكم وتُطهروا قلوبكم من كل انواع الميول السيئة غير الطاهرة. وثانيا- ان تبقوا على صلة اخلاص بالله تعالى. وثالثا- ان تنشئوا علاقات المحبة مع الآخرين. وكأنه تعالى لم ينه هنا عن ثلاثة انواع من السيئات فقط، بل قد نهى عن كل السيئات ... اذ لا سيئة تبقى خارجة عن هذه الثلاث. فالسيئة اما تتعلق بالانسان نفسه، او بالله تعالى، او بسائر الخلق. ومن الضروري للرقي الروحاني ان يهتم الانسان بعد اصلاح نفسه بأداء حقوق الله تعالى وحقوق العباد.

## معلومة عن الطيور

هل تعلم ان الطائر الوحيد الذي يتمكن من تحريك منقارية الأعلى والأسفل هو الببغاء، بينما تستطيع باقي الطيور تحريك منقاراً واحداً فقط

# نصائح من سيدنا أمير المؤمنين أيده الله بنصره العزيز، للمسؤولين وغيرهم بمناسبة يوم الخلافة

"اقول للمسئولين ولغيرهم ممن يعملون للجماعة ان هذه البركة التي ترونها في اعمالكم او ان هذا التوفيق الذي يهبكم الله لخدمة الدين انما هي منوطة بارتباطكم بالخلافة فقط، ولن تستطيعوا انجاز شيء ابدًا منفصلين عن الخلافة. اذا كان بعضكم يرجع النتائج الطيبة لبعض اعمالنا الى علمه وعقله وجهده فظنه باطل تماما. اعلموا ان الأعمال التي يقوم بها احد باسم الدين منفصلا عن الخلافة لن تبارَك مثقال ذرة. وقد ذكرتُ لكم آنفًا ماذا كانت نتيجة المنشقين عن نظام الخلافة، فعددُهم في تناقص مستمر، ومركزيتهم في زوال، ونظامهم في انهيار. فلا جرم ان حب الخلافة وطاعتها هي التي تورث افضال الله تعالى وتأتي بنتائج طيبة، وذلك لأن الخلافة نظام قد اقامه الله تعالى، وقد اناط كل جهد لنشر الدين وازدهاره بالخلافة. فلو خطرت ببال احد من المسئولين هذه الفكرة او اصابه الزهو فعليه الاستغفار. اعلموا ان رقي جماعتنا ليس راجعًا الى علوم العلماء ولا الى عقول العقلاء ولا الى مهارة علماء العلوم المادية. اذا كان علمُ عالم دين او عقلُ عاقل او علمُ ومهارةُ عالم مادي تؤدي الى نتائج غير عادية في اعمال الجماعة، فانما هو بفضل الله وببركة الارتباط بالخلافة فحسب، لأن الله تعالى قد وعد بهذه النتائج مَن يعتصمون بالخلافة، وبالفعل انه تعالى يكتب لنا هذه النتائج الطيبة محققا وعده. لا شك ان العلم والعقل والخبرة يمكن ان تنفع في اعمال الدنيا، ولكن الذين ينتمون الى جماعتنا لا بد لهم من طاعة الخلافة للحصول على النتائج الطيبة في اعمالهم خاصة. كذلك من واجب علماء الجماعة ان يعلّموا ابناءها الذين هم حديثو الايمان بالمسيح الموعود عليه السلام او هم شباب او صغار ممن يجهلون مكانة الخلافة واهمية العلاقة بها، ويخبروهم بهذه الأمور. وهي مسئولية المسئولين في الجماعة ايضا. لقد رايت ان بعضهم يتقلدون المناصب في الجماعة ولكن لا علم لهم بالدين، ويظنون ان مناصبهم مناصب دنيوية. عندما يقول بعضهم امامي بأنه يتقلد منصبا كذا، فاني انبهه دائما بألا يقول منصب بل يقول خدمة. فاذا كان الله تعالى قد اتاح لهم فرصة خدمة الدين فعليهم ان يزيدوا علمهم في الدين وكذلك اخلاصهم ووفاءهم وتقواهم وصلتهم بالخلافة. ومن المسئولين مَن يسعى جاهدا لابراز اهميته ومنصبه، ولكن فيما يتعلق بالخلافة فيظن انه قد ادى واجبه نحوها بالاحتفال بيوم الخلافة مرة في السنة. لقد ذكرت من قبل مرة ان حضرة المصلح الموعود رضي الله عنه قال ان الجماعة لا تركز على ابراز اهمية الخلافة كما يجب. وبعد تذكيري بهذا الأمر بدات الخطب تُلقَى الآن في جلساتنا، ولكن لا تزال هناك حاجة ماسة لأن يرسَخ في اذهان ابناء الجماعة ان يستمعوا لكلام الخليفة ويسعوا للعمل به، ويقوّوا علاقتهم بالخلافة. والذين يستوعبون هذا الأمر يشعرون بتغيير طيب خارق في نفوسهم ايضا. فقبل اسابيع جاء لزيارتي في لندن قرابة مئة شاب من كندا واكثر من مئتي شاب من الولايات المتحدة، وكانوا بمختلف الأعمار، وكان

بينهم بعض المبايعين الجدد، ومكثوا هنا ثلاثة ايام، وعندما رجعوا كانوا مختلفين تماما عما كانوا عليه من قبل. كانوا يعبرون عن اخلاص ووفاء وولاء بشكل مدهش ومحير، وقد كتبوا لي رسائل بعد عودتهم واعربوا عن انطباعاتهم وحالتهم وعاهدوا على انهم سيواظبون على الصلوات وعلى علاقتهم بالجماعة، وعلى انهم سيزدادون صلة بالخلافة. اما مِن قبل فما كانوا قد أُخبروا عن اهمية الخلافة وما كانت عندهم اية علاقة شخصية بالخلافة. لا جرم ان اللقاء الشخصي بالخليفة يزيد الطرفين علاقة وحبا، ولكن لو بيَّن العلماء والمسئولون لأبناء الجماعة اهميةَ الخلافة من حين لآخر لازدادوا ايمانا وعلاقة بالخلافة. ان المسئولين، الرجال ومن النساء حتى رئيسات لجنة اماء الله، يريدون ان يبرزوا امام الجماعة مكانتهم بحجة انهم ممثلو الخليفة، فكلما قام احدهم للخطاب قال اني ممثل الخليفة، ولكنه لا يرسخ اهمية توطيد العلاقة بالخليفة كما ينبغي. ولو انهم ركزوا على بيان اهمية الخلافة وسعوا لتوطيد علاقة الأفراد بالخليفة لانكشفت اهميتهم تلقائيا. فهذه مسئولية علمائنا، واعني بالعلماء الدعاة والمسؤولين ومن عندهم علم الدين. فمن واجبهم ان يكونوا اياديَ وسواعدَ الخليفةِ، وان يجعلوا عَمَلَهم وفقًا لتعليماته وينصحوا الآخرين بذلك. من الخطأ الظن انهم اذا قاموا بالوعظ مرة فهذا يكفي وانتهى واجبهم، كلا بل يجب القاء هذا الوعظ والحث على تقوية الصلة بالخلافة مرة بعد اخرى. كان حضرة المصلح الموعود رضي الله عنه قد اوصى الدعاة والعلماء نصيحة هامة جدا فقال: كل مؤمن عنده لوعة للدين وهو مخلص للجماعة ويريد ان تقام هذه الجماعة الربانية ويرفع اسمها في العالم وان يستردّ الاسلام مجده الذي حققه في عهد الرسول صلى الله عليه وسلم والا تضيع جهود المسيح الموعود عليه السلام في هذه السبيل، عليه ان يسعى لذلك جاهدًا بمساعدة الخليفة ليل نهار، فهذا سيصلح الجماعة فكريًا ايضا.

فكما ان الناس يمدّون ثيابهم لالتقاط ما ينثره اصحاب العرس على الناس من تمر وغيره (علما ان بعض الأقوام عندنا ينثرون في عرسهم على الناس التمر والنقود)، كذلك كلما قال الخليفة شيئا لاصلاح الجماعة فعلى هؤلاء ان يلتقطوه ويردّدوه امام ابنائها مرارا وتكرارا حتى يستوعبه اغبى القوم ايضا ويهتدي الى الصراط المستقيم المؤدي الى الدين.

اسأل الله تعالى ان يوفق افراد الجماعة وعلماءها ومسئوليها لأن يستمعوا لما تقوله الخلافة، وليس هذا فحسب بل يعملوا به، ولا يظنوا انهم قد ادوا واجبهم بالتعبير عن وفائهم وولائهم وتهنئتهم بيوم الخلافة فقط. علينا ان ندعو الله تعالى ان يوفقنا للاحتفاظ بنعمة الخلافة. آمين"

(مقتبس من خطبة الجمعة لسيدنا امير المؤمنين ايده الله تعالى بنصره العزيز، الخليفة الخامس للمسيح الموعودؑ في 2015/5/29)

## إعلان هام

### "وثيقة البيعة باللغة العربية"

يمكنكم الحصول على وثيقة البيعة باللغة العربية من خلال موقعنا الرسمي، ولمن يرغب بالانضمام الى الجماعة الاسلامية الأحمدية يمكنه ملء الاستمارة وارسالها من خلال الرابط:

https://www.islamahmadiyya.net/baiat.asp